بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندیوں کے چند اعتراضات کے جوابات

اعتراض:

دیوبندیوں نے ایک اعتراض یہ کیا کہ مولانا احمد رضا خاں نے سرورِ انبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مثال بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یاد فرما کر اس طرح ندا فرمائی:

''بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے، او بانکی ٹوپی والے او دھانی دوپٹے والے'' (تجلی الیقین، احمد رضا، ص ۲۰)

جواب:

اب ''تجلی الیقین'' کی اصل عبارت سنئے:

''حضور ﷺ کو خصوصی القابات سے پکارا گیا

قال جلت عظمتہ یادم اسکن انت وزوجک الجنۃ وقال تعالیٰ یا نوح اھبط بسلم منا وقال تعالیٰ یا ابراھیم قد صدقت الرویا وقال تعالیٰ یموسیٰ انی انا اللہ وقال تعالیٰ یعیسیٰ انی متوفیک وقال تعالیٰ یاداؤود انا جعلنک خلیفۃ وقال تعالیٰ یا زکریا انا نبشرک وقال تعالیٰ یا یحییٰ خذ الکتب بقوۃ غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ والقاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے، یا ایھا النبی انا ارسلنک (اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا) یا ایھا الرسول بلغ ما اُنزل الیک (اے رسول پہنچا جو تیری طرف اُترا) یا ایھا المدثر o قم فانذر (اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈر سنا) یٰسٓ o والقراٰن الحکیم o انک لمن المرسلین o (اے یٰسین یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تو مرسلون سے ہے، طٰہٰ o ما انزلنا علیک القراٰن لتشقی (اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تو مشقت میں پڑے) ہر ذی عقل

جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہۃ حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔ ؎

یا آدم ست با پدر انبیاء خطاب

یا ''ایھا النبی'' خطاب محمد ست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام عزالدین بن عبدالسلام (مصری شافعی، متوفی ۶۶۰ ھ) وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں، بادشاہ جب اپنے تمام امراء کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے اے مقرب حضرت! اے نائب سلطنت! اے صاحب عزت! اے سردار مملکت! تو کیا کسی طرح محل ریب وشک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت ووجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد وارا کین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

فقیر کہتا ہے (غفر اللہ تعالیٰ لہ) خصوصاً یا ایھا المزمل و یا ایھا المدثر، تو وہ پیارے خطاب ہیں، جن کا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہیں، ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالا پوش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے، اسی وضع وحالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی، بلاتشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے! او دھانی دوپٹے والے! او دامن اُٹھا کے جانے والے!

فسبحن اللہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ الزھراء علی الحبیب ذی الجاہِ

(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۹۴ء، ص ۳۴، ۳۵)

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت قارئین کے سامنے ہے، اس میں کیا توھین ہے؟ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ''بلاتشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے او دھانی دوپٹے والے''۔ امام احمد رضا لکھ رہے ہیں ''بلاتشبیہ'' کیا دیوبندی بتائیں گے کہ بلاتشبیہ کے کیا معنی ہیں؟ اب آیئے دیوبندی مولوی عطاء اللہ بخاری احراری کی اس عبارت کے بارے

میں دیوبندی کیا کہیں گے جس میں بلاتشبیہ کے الفاظ بھی نہیں ہیں، مولوی بخاری کی تشبیہ ملاحظہ فرمائیے!

''ایک ٹھیٹھ پنجابی گاؤں میں معراج النبی پر تقریر کر رہے تھے، فرمایا، حضور معراج کو چلے تو کائنات رُک گئی، سوچا کہ دیہاتی سمجھ نہیں سکے کہ کائنات رُک گئی کے معنی کیا ہیں، پوچھا! کچھ سمجھے؟ مجمع نے کہا جی نہیں۔

بہت سمجھایا لیکن اردو اور پنجابی کے متبادل فقروں سے بات نہ بن سکی، کروٹ لی،'' کہ سوہنا اپنے عاشق ول چلیا تے زمین و آسمان ٹھہر گئے''، کیوں؟ آواز کا رس گھلاتے ہوئے بہ لحن (پنجابی زبان میں)

''تیرے لونگ دا پیا لشکارا تے ہالیاں نے ہل ڈک لئے''

مجمع پھڑک اُٹھا، آوازیں آئیں شاہ جی سمجھ گئے اور یہ تھا خطاب کا اعجاز۔

(شورش کاشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء، ص ۲۸۹)

یعنی اے محبوب تیرے لونگ (عورتوں کے ناک میں پہننے کے ایک زیور کا نام) کی چمک دیکھ کر زمین میں ہل چلانے والوں نے اپنے ہل روک لئے۔ (وہ بلاتشبیہ ہے اور یہ اپنے امیر شریعت کی تشبیہ بھی دیکھ لیں)

اعتراض:

اگلا اعتراض یہ ہے کہ مولوی احمد یار خاں لکھتے ہیں:

''اُن کی چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا'' (شان حبیب الرحمن، مولوی احمد یار خاں، ص ۲۰)

مولوی احمد یار خاں اور مولوی احمد رضا کا یہ بیان بلاشبہ ان کے ذوق کی پستی اور گندی ذہنیت اور گھناونے پن کا اظہار ہے۔

جواب:

امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی تشبیہ کا بیان آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''شان حبیب الرحمن'' میں لکھتے ہیں:

''حضور علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کہ ہمارا قبلہ پھر کعبہ معظّمہ ہی بن جائے، سترہ مہینے ہو چکے تھے

بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے پڑھتے، ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جبریل ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم کعبہ شریف ہی کی طرف نماز پڑھا کریں، حضرت جبریل نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ میں بندہ الٰہی ہوں بغیر حکم کے کچھ بھی نہیں عرض کرسکتا، ہاں حضور حبیب اللہ ہیں آپ کی دعا کبھی بھی رد نہیں ہوتی، حضور دعا فرمائیں، یہ عرض کر کے حضرت جبریل علیہ السلام چلے گئے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے انتظار میں سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کیا کہ شاید اب وحی آتی ہو قبلہ بدلنے کے لئے، پروردگار عالم نے یہ محبوبانہ انداز نہایت ہی پسند فرمائی اور اس آیت (سورۃ بقرہ پارہ ۲) میں ارشاد فرمایا کہ اے محبوب آپ کی اس پیاری ادا کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ بار بار اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا رہے ہیں، اچھا ہم اس کو آپ کا قبلہ بنائے دیتے ہیں جسے کہ محبوب تم چاہو (روح البیان یہی آیت)، ان کی چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا''۔

احقر نے اس سوال میں کئی جگہ دیوبندیوں کو جہلائے دیوبند اسی لئے لکھا ہے کہ یہ بیچارے تو امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کی کسی کتاب کا نام بھی نہیں پڑھ سکتے، احقر نے ایک مرتبہ ایک دیوبندی سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتاب ''کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم'' کا نام پڑھنے کے لئے کہا تو اس کے جواب میں جو اس نے پڑھا اب آپ سے کیا کہوں، علمائے اہل سنت کی عبارات کو یہ جہلائے دیوبند کیا سمجھیں گے۔ ''چتون'' ہندی لفظ ہے اور مؤنث ہے، اس کے معنی، نظر، تیوری، نگاہ کے ہیں، دیوبندی بتائیں کہ اس میں کیا گندی ذہنیت ہے؟ جہلائے دیوبند کا اس عبارت پر اعتراض جہالت لسانی ہے۔

اعتراض:

اگلا اعتراض یہ لکھا کہ ''خاں صاحب بریلوی نے خود اللہ تعالیٰ کی شان میں بڑے نازیبا مکروہ نجس الفاظ لکھے ہیں (فتاویٰ رضویہ، جلد اول)

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ آپ لوگوں کے مکروہ نجس عقائد کی کراہت نجاست واضح کرنے کے لئے لکھے

گئے ہیں، یعنی امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو تمہارا خدا چوری بھی کرسکتا ہے، شراب بھی پی سکتا ہے وغیرہ، چنانچہ الحمدللہ دیوبندیو آپ پر بھی اُن کا مکروہ ونجس ہونا ظاہر ہوگیا۔

اعتراض:

اگلا آخری اعتراض یہ کیا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی، موصوف نے وصیت کی تھی ''میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مظبوطی سے قائم رہنا''۔

جواب:

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی وصیت کا مقصد یہی ہے کہ جو گندے کفریہ عقائد دیوبندی، وہابی، شیعہ، مرزائی، نیچری وغیرہ کی کتب سے ظاہر ہیں اُن سے پرے رہنا اور جو اہل سنت کے صحیح اور عشق رسول ﷺ پر مبنی عقائد ہیں جو کہ میری کتب سے ظاہر ہیں، ان پر مظبوطی سے قائم رہنا، اس میں کیا اعتراض والی بات ہے؟ تفصیلاً جواب مولانا محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی کتاب ''تحقیقات'' میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑا کام کیا،

''بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ ان کی تعلیم عام ہوجائے گی''

(ملفوظات مولوی الیاس، مرتبہ منظور نعمانی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۵۲)

مولوی الیاس نے نہ تو قرآن وحدیث کا نام لیا، نہ دین اسلام کا نام لیا ''ان (تھانوی) کی تعلیم'' کہا ہے۔

مولوی انور شاہ کشمیری نے کتاب ''المھند'' عقائد علمائے دیوبند، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور کے صفحہ ۱۷۹ پر کہا ''عقائد (دین) میں امام نانوتوی، فروع (مذہب) میں امام گنگوہی''

نانوتوی کا دین کہا ہے، دین اسلام نہیں کہا۔

مولوی محمد سہول دیوبندی لکھتے ہیں المھند کو مذہب قرار دیا جائے (المھند، ص ۹۶)

مولوی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں ''عقائد علماء دیوبند کے نام سے کتاب لکھنا طبعاً پسند نہیں شبہ ہوتا ہے کہ ان کے کچھ مخصوص عقائد ہیں'' (المھند، ص ۱۷۵)

وما علینا الا البلاغ المبین